

پٹرول بموں سے مکمل چھٹکارے کا طریقہ کار اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق انرجی سیکٹر پر ایسیٹ مافیاؤں سے عوامی ملکیت میں منتقل کرنا ہے

26 جون کو آئل مافیا کے سامنے سرنڈر کرتے ہوئے باجوہ عمران سرکار نے اپنے بنائے ہوئے مصنوعی طریقہ کار اور وقت کا بھی انتظار نہیں کیا، جس کے تحت قیمتوں میں اضافہ اور گرا کی سمری کے بعد اگلے مہینے کے ابتداء سے کیا جاتا ہے، اور ایک ہی جھٹکے میں پٹرول کی قیمت میں پچھلے مہینے کی کمی سے دوگنا اضافہ (26 روپے) کرتے ہوئے عوام سے جمہوری انتقام لے لیا۔ یہ اضافہ ایک ایسے وقت میں کیا گیا جب دسیوں لاکھ لوگ نوکری سے نکالے جا چکے ہیں، کاروبار ٹھپ پڑے ہوئے ہیں، معیشت سست روی کا شکار ہے اور عوام مہنگائی کے ہاتھوں بد حال، دو وقت کی روٹی کیلئے ترس رہے ہیں۔ اور یہی ریت پچھلی تمام جمہوری حکومتوں اور آمروں کی رہی ہے کہ وہ طاقتور مافیاؤں کے سامنے زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھتے لیکن عوام پر بوجھ ڈالنے کیلئے ایک قدم پیچھے اور دو قدم آگے بڑھتے ہیں۔

موجودہ اضافے کی وجہ بھی آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے منافع میں عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث کمی کی تلافی کرنا اور آئی ایم ایف کے مقرر کردہ اہداف کو حاصل کرنے کیلئے 450 ارب کا پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (PDL) کا ٹیکس حاصل کرنا ہے تاکہ مجموعی طور پر 1000 ارب کے زیادہ ٹیکس وصولی کو اس سال ممکن بنایا جاسکے۔ آئی ایم ایف کی ڈکٹیشن پر PDL میں 190 ارب کا اضافہ کرتے ہوئے ہدف 260 ارب سے بڑھا کر 450 ارب کر دیا گیا ہے۔ جولائی 2019 میں اس ٹیکس کی شرح فی لٹر 15 روپے تھی، اور جب بین الاقوامی قیمتیں کم ہوئیں تو عوام کو ریلیف دینے کے بجائے آئی ایم ایف کی خوشنودی کیلئے اس میں مسلسل اضافہ کیا گیا، یہاں تک کہ کل بھی اس کو واپس پرانی سطح پر لے جانے کے بجائے عوام کو لوٹنے کے سلسلے کو جاری رکھنے کو ضروری سمجھا گیا، اور آج یہ تیس روپے فی لٹر چارج کیا جا رہا ہے۔ جنرل سبزی ٹیکس کے ذریعے عوام کی چھڑی ادھیڑنا اس پر مستزاد ہے۔

انرجی سیکٹر وہ شعبہ ہے جس میں کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے، اسلئے اس میں صرف چند بڑے سرمایہ دار ہی انویسٹ کر پاتے ہیں، جن کیلئے ملی بھگت کر کے کارٹیل بنانا بھی آسان ہے، اور جمہوری نظام کی فطری کمزوری کے باعث قانون سازی اور پالیسی میکنگ پر اثر انداز ہونا بھی ان بڑے سرمایہ داروں کے لیے آسان ہے، یوں عوام کے بجائے یہ مافیا اپنے مفادات کے حصول کو ممکن بناتے ہیں۔ اسلام انرجی سیکٹر کو مکمل طور پر عوامی ملکیت قرار دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ وَالْكَلْبِ وَالنَّارِ "مسلمان تین چیزوں میں شراکت دار ہیں: پانی چراہ گاہیں اور آگ (توانائی)" (ابن ماجہ)۔ پس تیل کی پیداوار، امپورٹ، ریفائن کرنا، ڈسٹریبیوشن اور فروخت براہ راست عوامی مفاد کی خاطر ریاست کے کنٹرول میں ہوتی ہے۔ یہ سیکٹر جس ملک میں بھی حکومتی کنٹرول میں ہے، وہاں انتہائی منافع بخش انداز میں آج بھی نجی سرمایہ کاروں سے بہتر انداز میں عوامی بہبود کو یقینی بنا رہا ہے، سوائے یہ کہ حکومت جان بوجھ کر کرپشن کے ذریعے ان اداروں کو تباہ کرنے پر نہ تلی ہو۔ پاکستان میں خلافت کے قیام کے فوری بعد اس سیکٹر کو عوامی ملکیت کی خاطر ٹیک اور کیا جائے گا، اور اس پر ہرگز ہوشربا ٹیکس لگا کر عوام اور معیشت کا گلہ نہیں گھونٹا جائے گا۔ یہی اس کا مستقل اور پائیدار حل ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی لامحدود دانائی اور حکمت سے اخذ کیا گیا جو اس نے اپنی وحی کے ذریعے ہم تک پہنچائی ہے۔ جس کے بغیر ہم مافیاؤں اور ان کے سیاسی نمائندوں کے رحم و کرم پر ہی رہیں گے۔ ﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الملک: 14] "کیا وہ نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا، اس پر وہ باریک بین اور خبردار بھی ہو۔"

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس